مولانا عبدالباری فرنگی محلی کے سیاسی نظریات پر ایک ناقدانہ نظر
مکتوبات امام احمد رضا خان بریلوی
معہ
تنقیدات و تعاقبات
مرتبہ
گرامی قدر جناب ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب
ایم اے پی ایچ ڈی
مکتبہ نبویہ ○ گنج بخش روڈ لاہور

مولانا عبدالباری فرنگی محلی کے سیاسی نظریات پر ایک ناقدانہ نظر

مکتوبات امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

مرتبہ
مولانا پیر محمود احمد قادری

معہ

تنقیدات و تعاقبات

مرتبہ
گرامی قدر جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب
ایم اے۔ پی ایچ ڈی

مکتبہ نبویہ ۰ گنج بخش روڈ لاہور

نام کتاب ـــــــــــ تنقیدات و تعاقبات معہ مکتوبات امام احمد رضا بریلوی

مرتب تنقیدات و تعاقبات ـــــــــــ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب ایم اے پی ایچ ڈی

مرتب مکتوبات ـــــــــــ الشاہ پیر محمود احمد صاحب قادری

موضوع ـــــــــــ تنقیدات و تنقیحات

حسب فرمائش ـــــــــــ حکیم اہلسنت حکیم محمد موسیٰ صاحب امرتسری بانی مجلس رضا

سال طباعت ـــــــــــ ۱۹۸۸ء / ۱۴۰۸ھ

طابع ـــــــــــ

ناشر ـــــــــــ مکتبہ نبویہ ۔ گنج بخش روڈ ۔ لاہور

قیمت ـــــــــــ ۴۸/- روپے

مولانا عبد الماجد بدایونی

مولانا عبد الماجد بدایونی[1] (م ۱۳۴۹ھ / ۱۹۳۱ء) اہل سنت وجماعت کے ممتاز عالم دین تھے۔ تحریک خلافت میں بھرپور حصہ لیا، اور تحریک ترک موالات میں مسٹر گاندھی

[1] شعلہ بیان خطیب تھے، شاہ محب رسول عبد القادر بدایونی کے زیر سایہ تربیت پائی، علماء و اطباء عصر سے علوم و فنون کی تحصیل کی، جامعہ شمسیہ (بدایوں) کی توسیع و ترقی کے لیے بھرپور کوشش کی —— مسجد کانپور، تحریک خلافت، تحریک ترک موالات میں حصہ لیا —— لاجپت رائے اور شردھانند نے شدھی کی تحریک شروع کی تو اس کی شدید مزاحمت کی اور مسلمانوں کو ارتداد سے بچایا —— مولانا عبد المقتدر بدایونی کے ساتھ بغداد کا سفر کیا —— سیاست میں حکیم اجمل خاں، پنڈت نہرو، محمد علی اور مسٹر گاندھی کے ہم سفر رہے، مگر بعد میں کنارہ کش ہو گئے۔ ۱۴ دسمبر ۱۹۳۱ء کو وصال ہوا اور بدایوں میں مدفون ہوئے۔

شکیل احمد بدایونی کے والد جمیل احمد سوختہ نے یہ مادہ تاریخ نکالا ہے۔ ع

گُل ہوا ہے چراغ دیں آج

۱۳۴۹ھ

(مسعود)

کے ساتھ رہے اور اس حد تک متاثر ہوئے کہ اُس کے لیے "مذکر" اور "مُدَبّر"
جیسے الفاظ استعمال کئے۔ چنانچہ مسٹر گاندھی کے متعلق اظہار خیال کرتے ہوئے وہ کہتے ہیں:

"خدا نے اُن کو تمہارے لیے "مُذکِّر" بنا کر بھیجا ہے، قدرت
نے ان کو سبق پڑھانے والا "مُدبّر" کر کے بھیجا ہے۔"[1]

امام احمد رضا نے ان الفاظ میں ان کا تعاقب کیا اور سخت تنقید کی، چنانچہ ایک رُباعی میں
فرماتے ہیں:۔

گفته شما راست "مدبّر" گاندھی
تعلیم کن دین مطهّر گاندھی
مبعوث الله از پے تذکیر شما راست
رحمٰن شده مرسل مذکِّر گاندھی[2]

ترجمہ: انہوں نے کہا کہ گاندھی تمہارے واسطے "مدبّر" (تدبیر بتلانے والا،
رہنمائی کرنے والا) ہے اور پاک کرنے والا، دین کی تعلیم دینے والا گاندھی ہے۔
اور یہ بھی کہا کہ اللہ تعالیٰ نے گاندھی کو تمہاری ہدایت کے لیے بھیجا ہے گویا خداوند
تعالیٰ بھیجنے والا اور گاندھی ہدایت کرنے والا ہے۔"

ایک اور رُباعی میں کہتے ہیں:۔

"مدبّر" ز خدا شوی "مدبّر" منهش
"مذکر" ز ہوا شوی "مذکّر" منهش
مشرک نجس است و مرتد انجس از وے
عنقا شوی مطهر منهش[3]

، نمبر ۲۴۲

[1] الداری ، ج ۳ ، ص ۹۲ [2] ایضاً ، ص ۹۲

ترجمہ : مشرک ناپاک ہے اور مرتد اس سے بھی زیادہ ناپاک ———
وہ تو ناپاک سے بھی ناپاک تر ہے اسکو پاک نہ کہو۔

ظفر الملک مولوی اسحاق علی

مولوی اسحاق نے مسٹر گاندھی کی متوقع نبوت و رسالت کے بارے میں یہ اظہار خیال فرمایا :

"اگر نبوت ختم نہ ہوگئی ہوتی تو مہاتما گاندھی نبی ہوتے"[۱] (بالفاظ دیگر یہ کہ مسٹر گاندھی بالقوہ نبی ہیں اگرچہ بالفعل نہ سہی)

امام احمد رضا نے اس کا یوں اظہار فرمایا : ؎

بر لیث اگر ختم شجاعت نہ شدے
گرگین جرد اہل ضیغمیت نہ شدے
گفتند کہ گاندھی ست نبی بالقوہ!
ایں بودے اگر ختم نبوت نہ شدے[۲]

ترجمہ : اگر شجاعت اور بہادری شیر پر ختم نہ ہوجاتی (تب بھی) بھیڑیئے کا بچہ شیر جیسا نہ بن سکتا۔ وہ کہتے ہیں کہ گاندھی نبی بننے کی صلاحیت رکھتا ہے یعنی اگر نبوت ختم نہ ہوئی ہوتی تو یہ نبی ہوتا۔

---

۱ (ا) اتفاق (دہلی)، ۲۷ اکتوبر ۱۹۲۰ء
(ب) پیسہ اخبار (لاہور) ۱۸ نومبر ۱۹۲۰ء
(ج) دبدبہ سکندری (رام پور) یکم نومبر ۱۹۲۰ء

۲ محمد مصطفیٰ رضا خاں : الطاری الداری، ج ۳، ص ۹۹